مصالحت

شمارہ 3 مئی 2006

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو

(الحجرات)

اگر جذبہ اور عقل ہم آہنگ ہو جائیں تو انسان ستاروں کی چال بدلنے پر قادر ہو سکتا ہے

آئین پاکستان میں شہریوں کے حقوق

پاکستان میں انسانی حقوق کی آئینی تاریخ خاصی دگرگوں ہے۔ آزادی کے بعد 1956ء تک پاکستان کے عبوری دستور میں عوام کے بنیادی حقوق کا کوئی ذکر نہ تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ 1956ء کے آئین میں بنیادی حقوق کی ایک فہرست شامل کی گئی لیکن 1958ء میں آئین کی منسوخی کے ساتھ ہی یہ حقوق بھی ختم ہو گئے۔ 1947ء سے 1958ء کے دوران صرف دو سال عوام کو ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت حاصل رہی۔ 1962ء میں نافذ ہونے والے آئین میں بنیادی حقوق موجود نہ تھے۔ تاہم 1964ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے اس میں کچھ بنیادی حقوق شامل کئے گئے۔ بدقسمتی سے 1964ء میں آئین میں شامل کئے گئے یہ بنیادی حقوق 1969ء میں آئین کی تنسیخ تک معطل ہی رہے۔ 1973ء کے آئین میں بنیادی حقوق کی دوبارہ تعریف کی گئی تاہم 1973ء کا دستور منظور ہونے کے اگلے ہی روز ہنگامی حالت نافذ کر کے بنیادی حقوق معطل کر دیئے گئے۔

1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق

آرٹیکل نمبر 9 فرد کی سلامتی: کسی بھی شخص کو زندگی اور آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا ماسوائے قانون کے تقاضے پورے کرنے کی غرض سے۔ اس ضمن میں قانونی تقاضوں کی تکمیل سے مراد یہ ہے کہ جب کسی شخص کو قانون کے تحت قائم عدالتوں کی طرف سے قید و بند یا موت کی سزا سنائی گئی ہو تو اس صورت میں اسے زندگی اور آزادی سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

آرٹیکل 10 گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ i) کسی بھی شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے تو اسے جس قدر جلد ممکن ہو گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے گا اور اسے اپنی مرضی کے وکیل کی خدمات حاصل کرنے اور اس سے مشورہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

ii) گرفتار کئے جانے والے شخص کو 24 گھنٹوں کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اسے مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حراست میں نہیں رکھا جائے گا۔

iii) مگر اس آرٹیکل میں مذکور کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جسے امتناعی نظر بندی کے قوانین کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔

امتناعی نظر بندی کے قوانین کے تحت گرفتاری کی صورت میں آرٹیکل 10(i)(ii) میں دیئے گئے تحفظات کا اطلاق نہیں ہوتا۔ تاہم آرٹیکل 10 (4) کے تحت امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت بھی گرفتار شخص کو چند تحفظات حاصل ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں

1- امتناعی نظر بندی کے تحت گرفتار کئے جانے والے نظر بند کو گرفتار کئے جانے کے پندرہ دن کے اندر اندر گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے گا۔

2- امتناعی نظر بندی کے احکامات تین ماہ سے زائد عرصہ کے لئے جاری نہیں کئے جا سکتے۔

3- اس تین ماہ کے عرصہ میں نظر ثانی بورڈ نظر بند شخص کو اصالتاً سماعت کا موقع مہیا کرے گا اور اگر یہ بورڈ رپورٹ دے کہ نظر بندی کی کافی وجوہات موجود ہیں تو نظر بندی مزید تین ماہ جاری رہے گی۔

4- امتناعی نظر بندی کے کسی قانون کے تحت دیئے گئے حکم کی تعمیل میں اگر کسی شخص کو امن عامہ کے خراب کرنے کے اندیشہ میں نظر بند کیا گیا ہو تو اسے اس کی نظر بندی کے آغاز سے چوبیس ماہ کے اندر آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے نظر بند نہیں کیا جا سکتا اور دیگر کسی صورت میں بھی بارہ ماہ سے زیادہ نظر بندی نہیں کی جا سکتی۔

News Letter

چیف پیٹرن
نجیب اللہ ملک
[illegible]

چیف ایڈیٹر
لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد شہباز
ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ پنجاب

مینیجنگ ایڈیٹر
خالد محمود بیگ
[illegible]

معاونین
شاہین عتیق الرحمن : بنیاد فاؤنڈیشن لاہور
عظمیٰ سعید : عورت فاؤنڈیشن لاہور
فرح صالح پرویز : سی سی ایچ ڈی لاہور
فرخندہ اقبال : ایس ایس پی (H&W A)

فہرست عنوانات

1: آئین پاکستان میں شہریوں کے حقوق
2: 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق
3: مصالحت انجمنوں کی استعداد کار بڑھانے اور صنفی حساسیت کے لئے ماڈیول
4: مصالحت انجمنوں کی استعداد کار بڑھانے کے لئے تربیتی پروگرام
5: رپورٹ: State of Honor Killing

5th فلور، لوکل گورنمنٹ کمپلیکس، عالف چوک، 2-ساندہ روڈ، لاہور فون: 042-7242644 فیکس 042-9213527 E-mail:gjtmap.punjab@gmail.com

آرٹیکل 11: غلامی وجبری مشقت پر پابندی:

i) غلامی پر پابندی ہے اور کوئی قانون کسی بھی صورت میں اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا۔

ii) ہر قسم کی جبری مشقت اور انسانوں کی خرید وفروخت کی ممانعت ہے۔

iii) چودہ سال سے کم عمر بچے کو کسی فیکٹری، کان یا دیگر خطرناک ملازمت میں نہیں رکھا جائے گا۔

iv) سزا یافتہ لوگوں کو لازمی خدمت پر مجبور کیا جا سکتا ہے نیز دیگر شہریوں کو قانون کے تحت عوامی خدمت کے لئے اس کا پابند کیا جا سکتا ہے لیکن ایسی عوامی خدمت نہ تو ظالمانہ نوعیت کی ہونی چاہئے اور نہ ہی انسانی وقار کے منافی۔

آرٹیکل 12: نئے قوانین کے تحت سزا کی ممانعت: i) کسی بھی شخص کو ایسے فعل یا غلطی کی سزا نہیں دی جا سکتی جو اس کے ارتکاب کے وقت قابل سزا نہ تھا۔

ii) کسی بھی شخص کو ارتکاب جرم کے وقت موجود قانونی سزا سے زیادہ سزا ہرگز نہیں دی جا سکتی۔

آرٹیکل 13 : دوہری سزا اور خود کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ: ایک ہی جرم میں کسی شخص پر دو مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے اپنے خلاف گواہی دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی شخص کو تشدد کے ذریعے اقبال جرم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو یہ فعل آئین کے اس آرٹیکل میں دیئے گئے حق کی خلاف ورزی ہے۔

آرٹیکل 14 : انسانی احترام کی پابندی: تمام شہریوں کو بنیادی انسانی وقار کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہے مزید یہ کہ کسی کے گھر کی خلوت میں دخل اندازی نہیں کی جا سکتی سوائے اس صورت میں کہ قانونی تقاضے پوری کرنے کے لئے ایسا کرنا لازم ہو جائے اور کسی شخص پر گواہی حاصل کرنے کی غرض سے تشدد نہیں کیا جائے گا۔

اس آرٹیکل میں قابل غور بات یہ ہے کہ انسانی وقار کا ہر حال میں احترام کیا جائے گا۔ آئین میں دیئے گئے دیگر حقوق کو قوانین کے تابع رکھا گیا ہے۔ لیکن انسانی وقار کے احترام کو کسی قانون کے تابع نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسان چاہے وہ اچھا شہری ہو یا مجرم اس کی عزت نفس کا احترام کیا جائے گا اور عزت نفس کو مجروح کرنے والا ہر فعل غیر آئینی تصور ہو گا۔

آرٹیکل 14 (2) میں شہادت حاصل کرنے کی غرض سے تشدد کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس لیے تفتیش کے دوران تشدد غیر قانونی ہے۔

آرٹیکل 15 نقل وحرکت کی آزادی: قانون کے تحت عائد معقول پابندیوں کے تابع ہر شہری کو ملک کے کسی بھی حصے میں پائے جانے اور رہائش اختیار کرنے کا حق ہے۔ آئین کا یہ آرٹیکل ہر شہری کو پاکستان میں رہنے کی غیر مشروط ضمانت دیتا ہے۔ تاہم پاکستان میں کسی غیر ملکی کے داخلے، اس کے کسی حصہ میں جانے اور رہائش اختیار کرنے کی آزادی کو مفاد عامہ کے پیش نظر معقول قانونی پابندیوں کے تابع کیا جا سکتا ہے۔ مفاد عامہ اور قانونی پابندیاں معقول ہیں یا نہیں اس امر کا فیصلہ عدالتیں ہر کیس کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر کریں گی۔

آرٹیکل 16 : اجتماع کی آزادی: امن عامہ کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع ہر شہری کو پرامن اجتماع کا حق ہے۔

آرٹیکل 17 : انجمن سازی کی آزادی: (i) قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع ہر شہری کو یونین اور انجمن بنانے کا حق ہے۔

(ii) ہر شہری کو جو کہ حکومت کا ملازم نہیں، سیاسی جماعت بنانے یا کسی سیاسی جماعت میں شامل ہونے کا حق ہے۔

آرٹیکل 18: تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی: ہر شخص کو کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کرنے یا کاروبار کرنے کا حق ہے۔

اس آرٹیکل کی رو سے ہر شہری کو کوئی بھی جائز پیشہ، کاروبار اور تجارت کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اگر حکومت نے کسی کاروبار یا پیشہ کے لئے کچھ شرائط رکھی ہوں تو ان کی پابندی ضروری ہو گی۔

آرٹیکل 19 : آزادی اظہار: قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر و آزادی اظہار کا حق ہے۔ مزید برآں پریس آزاد ہو گا۔

آئین کا یہ آرٹیکل ہر شہری کو تقریر و تحریر اور اظہار خیال کی آزادی فراہم کرتا ہے۔ تاہم یہ آزادی اسلام کی عظمت یا پاکستان کی سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاقی اقدار، توہین عدالت، کسی جرم کے ارتکاب یا اس کی ترغیب کے متعلق قانون کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے تابع ہوگی۔

آرٹیکل 20 : مذہب کی آزادی/ تبلیغ اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی: ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہے، نیز ہر مذہبی گروہ کو اپنی مذہبی ادارے قائم کرنے کا حق ہے۔

آئین کا یہ آرٹیکل قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ کرنے اور ادارے قائم کرنے کا حق دیتا ہے۔ مزید یہ کہ کسی کو بھی اس بات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا یہ وہ کوئی خاص مذہب اختیار کرے یا اس کو چھوڑ دے۔

آرٹیکل 21 کسی خاص مذہب کے اغراض کے لئے ٹیکس لگانے سے تحفظ: کسی بھی شخص کو کوئی ایسا ٹیکس دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ وترویج کے لئے استعمال کی جائے۔

آرٹیکل 22 مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات: کسی بھی تعلیمی ادارے میں زیر تعلیم شخص کو کسی دوسرے مذہب کی تعلیم حاصل کرنے یا ان کی کسی تقریب یا عبادت میں شرکت کرنے پر مجبور نہیں کیا سکتا۔

آرٹیکل 23 حق ملکیت: ہر شہری کو جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہے۔

آرٹیکل 24 حق ملکیت کا تحفظ: کسی بھی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جا سکتا ماسوائے اس کے کہ قانون اس کی اجازت دے۔

آرٹیکل 25 قانون کی نظر میں برابری: قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں اور یکساں قانون تحفظ کے حقدار ہیں نیز یہ کہ محض جنس کی بنیاد پر کوئی قانونی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔

آرٹیکل 26 عام مقامات میں داخلے سے متعلق عدم امتیاز: سوائے مذہبی اغراض کے لئے مخصوص مقامات کے، عام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں میں آنے جانے کے لئے کسی شہری کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

آرٹیکل 27 ملازمت میں امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ: کسی بھی اہل شخص سے مذہب، ذات، جنس اور جائے پیدائش و رہائش کی بنا پر ملازمت کے معاملے میں کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔

آرٹیکل 28 زبان، ثقافت اور رسم الخط کا تحفظ: شہریوں کے کسی گروہ کو اپنی زبان، ثقافت یا رسم الخط اختیار کرنے اور ان کی ترویج کے لئے ادارے قائم کرنے کا حق ہو گا۔

مصالحت انجمنوں کی استعداد کار بڑھانے اور صنفی حساسیت کیلئے ماڈیول

مصالحت انجمنوں کے قیام کے بعد سب سے اہم مرحلہ ان کی استعداد کار میں اضافہ اور انہیں صنفی حساسیت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے فرائض بہتر طور پر ادا کر سکیں اور عوام کو صنفی انصاف کی فراہمی ممکن ہو سکے۔ اس مقصد کیلئے پراجیکٹ کے تحت صنفی حساسیت (Gender sensitivity) اور قانونی تدریس (Legal literacy) کے چاروں صوبوں کے لئے دو مشترکہ ماڈیول تیار کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ایک میٹنگ 16، 17 مارچ 2006ء کو پراجیکٹ کے وفاقی دفتر اسلام آباد میں ہوئی جس میں چاروں صوبوں سے معاون تنظیموں اور اداروں کے نمائندگان نے شرکت کی اس میٹنگ میں ان مشترکہ ماڈیولز کیلئے رہنما اصول وضع کئے گئے اور ان ماڈیولز کی تیاری کیلئے جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ پشاور یونیورسٹی کی سربراہی میں ایک کور گروپ تشکیل دے دیا گیا۔ اس سلسلے کی اگلی کڑی کے طور پر 19، 20 مئی 2006ء کو پراجیکٹ کے وفاقی دفتر اسلام آباد میں دوبارہ میٹنگ ہوئی جس میں مرتب کئے گئے رہنما اصولوں کے مطابق تیار کئے گئے ماڈیولز کا جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ میں مجوزہ ماڈیولز میں چند ترامیم تجویز کی گئیں تاکہ انہیں مزید بہتر بنایا جا سکے۔ میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ ان ماڈیولز کے تحت ماسٹر ٹرینرز کی ٹریننگ بھی مشترکہ طور پر ہی مئی 2006ء کے اختتام پر پشاور میں کروائی جائے جس میں چاروں صوبوں سے چھ چھ ماسٹر ٹرینرز شریک ہوں گے۔ بعد ازاں یہ ماسٹر ٹرینرز اپنے اپنے صوبوں میں مزید ٹرینرز کو ٹریننگ دیں گے تاکہ وہ ٹرینرز فیلڈ میں ممبران مصالحت انجمن۔ یونین سیکرٹریوں۔ ممبران انصاف کمیٹی وغیرہ کی ٹریننگ کروا سکیں۔

مصالحت انجمنوں کی استعداد کار بڑھانے کیلئے تربیتی پروگرام

مصالحت انجمن سپورٹ سروسز (Mass) پنجاب نے اپنی میٹنگ منعقدہ مورخہ 11 مئی 2006ء کو پائلٹ اضلاع اٹک اور بہاولپور میں مصالحت انجمنوں کی استعداد کار میں اضافہ کیلئے ایک تربیتی پروگرام کی منظوری دی۔ تربیتی پروگرام کی منظوری پروگرام کا مکمل جائزہ لینے کے بعد دی گئی۔ اس پروگرام کے تحت مصالحت انجمن سپورٹ سروسز (Mass) پنجاب کی رکن تنظیم سٹیزن کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (CCHD) پائلٹ اضلاع میں اس تربیتی پروگرام پر عملدرآمد کروائے گی۔ اس پروگرام کے مطابق پائلٹ اضلاع کی مصالحت انجمنوں کے جملہ ممبران اور ہر یونین کونسل سے ایک سیکرٹری یونین کونسل کو تربیت فراہم کی جائے گی۔ ورک پلان کے مطابق تربیت کا یہ مرحلہ ستمبر 2006ء کے وسط تک مکمل ہو جائے گا۔

اطلاع

تنازعات کا فوری اور بلا معاوضہ حل

عوام الناس خصوصاً خواتین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع بہاولپور اور ضلع اٹک کی تمام یونین کونسلوں میں مصالحت انجمن تشکیل پا چکی ہیں جبکہ پنجاب کے دیگر اضلاع میں بھی مصالحت انجمنوں کی تشکیل جاری ہے۔ اپنے تنازعات و مسائل کے حل کے لیے اپنی متعلقہ یونین کونسل میں مصالحت انجمن سے رجوع کریں۔ مصالحت انجمن آپ کے تنازعات و مسائل کے حل میں آپ کو بلا معاوضہ راہنمائی و مدد فراہم کرے گی۔

مزید معلومات اور راہنمائی کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور فون نمبر 0621-9250176
اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اٹک فون نمبر 057-9316239
یا صوبائی پراجیکٹ منیجر فون نمبر 042-7242644 پر رابطہ کریں۔

State of Honor Killings

(Zain ul Abedin)

In this day and age of globalization cultural defensiveness prevails as a condition that undermines both social and economic development. Treating women violently and in an inhuman way in the name of culture and religion is a case in point.

Karo kari, siah kari, swara or *wani*, marriage of a girl to Quran, keeping as *kammis, zhagh* and *walwar* etc are the different cultural practices that has negative impact on dignity and security of women.

"Women are killed in the name of honor due to society's view that a woman's every action reflects upon a family's honor, especially a man's honor. Therefore, if family members, especially a male family member, view that a woman's action is "dishonorable," he feels that in order to restore that honor to him or his family he must kill her. The decision to kill a female family member is often a family or tribal decision".

Table 1: Honor Killing 2001 - 2004[1]

SR. No	Females	Males	Place
1	2774	1327	Pakistan
2	1578	575	Punjab
3	751	348	Sindh
4	260	188	NWFP
5	185	116	Balochistan

Table 1 depicts situation of honor killing in the country from 2001 to 2004. Out of the 4101 cases of honor killing during the subject period 67.64% of these cases were perpetrated against women.

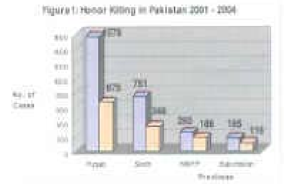

Highest number of occurrence of honor killing is in Punjab, i.e., 52.4% of the total cases of honor killing from 2001 to July 2004. 73.3% victims of honor killing in Punjab are women. The smallest number of women victims of honor killing in comparison to male counterparts is in NWFP, i.e., women victims comprises 58% of total honor killings in the Province during 2001 - 2004.

In year 2005 in total 1015 people fell victim to the criminal act of honor killings (see table 2). Victims included 563 married women, 75 unmarried women, 373 men and six children. 8.3% people were killed for choosing to marry at will.

Table 2: Honor Killing 2005[3]

Sr. No.	Province	Cases
1	Sindh	473
2	Punjab	337
3	Balochistan	129
4	NWFP	76
Total in Pakistan		1015

According to the report 146 married women were killed by their brothers, 240 by husbands, 60 by in-laws, 11 by their sisters, two by stepsons, one by a stepbrother, one by a former husband, one by her mother and 71 by other relatives.

In all cases of honor killing during 2005, 618 victims were accused of fornication and 337 were charged with alleged illicit relations.

The highest number of victims (473) of honor killings during 2005 is from Sindh (46.6% of the total victims of honor killings) and the lowest (76) from NWFP (7.4% of the total victims of honor killings). See province wise comparison of the occurrence of crime in figure 2.

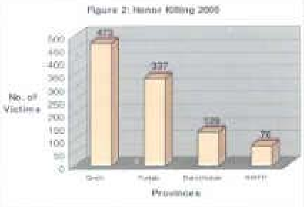

According to this report only 10% incidents of honor killings could be reported in media/registered with Police. Under reporting due to threats or hiding to avoid defamation are the reasons that belittle the scope of dealing with the issue and serve as preponderance of the crime. The results are distressing and outcome is almost 03 honor killings daily.

Figures presented by Government Ministers to the Senate in July 2004 (HRCP, SHR2004)
Bettencourt, Alice. Human Rights Advocacy Clinic. Litigation Report. Spring 2000
Felix, Qaiser. More than 1000 killed in honour crimes in 2005. (AsiaNews), Karachi. 2 May, 2006 (http://www.asianews.it/view_p.php?l=en&art=6050)

محترم قارئین

پراجیکٹ نے ضلع بہاولپور اور ضلع اٹک میں عوام کو مصالحت انجمن کے فوائد سے آگاہ کرنے اور تنازعات کے حل کے لئے انہیں مصالحت انجمن کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک عوامی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں اپنی تجاویز سے مستفید فرمائیں تاکہ عوامی آگاہی مہم سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔